پروفیسر مولانا نُورالحق

محمد ایوب قادری ایم اے

پروفیسر مولانا نورالحق مرحوم کی زندگی علم و فضل سے عبارت رہی ۔ انہوں نے اپنی تمام عمر درس و تدریس میں گذار دی ۔ اورینٹیل کالج لاہور میں ایڈیشنل مولوی کی حیثیت سے ان کا تقرر ہوا اور اسی جگہ سے وہ سبکدوش ہوئے کئی کتابوں کے مصنف تھے ۔

ستمبر ۱۹۶۶ء میں راقم الحروف کو لاہور جانے کا اتفاق ہوا ۔ ایک روز مشہور تاجر کتب نادرہ مولوی شمس الدین صاحب کے دولت کدے پر ان کے ذاتی ذخیرۂ کتب دیکھنے کی سعادت حاصل ہوئی ۔ مختصر سا ذخیرہ تھا مگر منتخب اور بہت قابلِ قدر تھا ۔ کچھ مخطوطات بھی تھے ۔ انہی میں ہمیں مولانا نورالحق مرحوم کی خود تحریر کردہ ایک درخواست نظر پڑی جو انہوں نے ہیڈ مولوی کی اسامی کے لئے دی تھی ۔ اور اس میں انہوں نے اپنے متعلق ضروری باتیں لکھی تھیں ۔ اب یہ درخواست ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے ۔ ہم نے اپنے دوست چودھری بشیر احمد خان صاحب سے اس درخواست کی نقل حاصل کی جن کو مولوی شمس الدین صاحب کی کتابوں پر پوری دسترس حاصل ہے ۔ اس درخواست کے مندرجات سے مولانا نورالحق مرحوم کے حالاتِ زندگی کا اجمالی خاکہ معلوم ہوتا ہے ۔

مولانا نورالحق مرحوم ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوئے ۔ ان کے والد منشی محمد قاسم مرحوم

پٹواری تھے۔ محمد قاسم مرحوم کی آمدنی کم تھی مگر وہ دیانت دار اور روزے، نماز کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ خُدا کی قدرت دیکھیے کہ ان کے تین فرزند پروفیسر مولانا نورالحق، ڈاکٹر غلام جیلانی برؔق اور پروفیسر غلام ربانی علمی دنیا میں بڑی شہرت وعزت کے مالک ہوئے۔ منشی محمد قاسم، پرانی وضع کے سیدھے سادے آدمی تھے، طبیعت کفایت شعار تھی۔ انہوں نے ضلع جہلم کے قصبہ بسال میں سکونت اختیار کرلی۔ ملازمت سے سبکدوش ہونے کے وقت چودہ۱۴ روپے ماہوار تنخواہ تھی۔ 'منیرہ شریف' ضلع اٹک کے مشہور بزرگ خواجہ احمد (ف ۱۹۲۰ء) کے مرید تھے۔ مولانا نورالحق مرحوم کا ماحول اور معاشرہ سمجھنے کے لئے ڈاکٹر غلام جیلانی برؔق کی آپ بیتی کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو ۱؎

"ضلع اٹک میں منیرہ شریف ایک مشہور گدی ہے جس پر بڑے بڑے باکمال لوگ متمکن رہے ان میں سے ایک خواجہ احمد رحمۃ اللہ علیہ تھے، جن کا انتقال ۱۹۲۰ء کے قریب ہوا۔ 'جانی' (ڈاکٹر غلام جیلانی برؔق) کے والد ان کے مرید تھے۔ اپریل ۱۹۰۰ء کی شام کو یہ خبر اڑی کہ حضرت صاحب بسال تشریف لا رہے ہیں، اس خبر سے 'جانی' کے گھر میں بڑی ہماہمی شروع ہوگئی۔ مٹھائیاں بن رہی ہیں، جوڑے سل رہے ہیں، نیاز نذر کے لئے نقدی، قرآن اور باقی لوازمات کا انتظام ہو رہا ہے اور 'جانی' 'بہت خوش' کہ وہ اپنے بزرگوں کے ہمراہ حضرت مرشد کی خدمت میں جائے گا، نذرانہ پیش کرے گا وہ سر و پشت پر ہاتھ پھیریں گے اور دعا دیں گے۔ آخر وہ صبح آ ہی گئی۔ پیر صاحب کے خیمے گاؤں سے باہر ایک نالے کے کنارے نصب تھے 'جانی' اپنے والد اور اپنے بڑے بھائی پروفیسر غلام ربانی عزیز (آج کل پرنسپل اسلامیہ کالج، قصور) کے ہمراہ ایک خیمے میں داخل ہوا۔ اندر مریدوں کے دائرے میں حضرت صاحب تشریف فرما تھے۔ سر پر سفید ٹوپی، سفید کرتہ، نیلا تہبند، سفید نورانی چہرہ، سفید ڈاڑھی، شخصیت میں بلا کی کشش اور آنکھیں گویا دو جلتی ہوئی قندیلیں۔ 'جانی' والد صاحب کے ساتھ ان کے گھٹنوں پر جھک پڑا، چاندی کا

۱؎ "نقوش" لاہور۔ (آپ بیتی نمبر) ۱۹۶۴ء ص ۱۲۷

ایک روپیہ نذر کیا۔ انہوں نے سر اور منہ پر ہاتھ پھیرا اور دعا فرمائی۔ بعد میں والد صاحب سے پوچھا:

لالو! یہ دونوں بچے کہاں پڑھتے ہیں؟

حضور، انگریزی اسکولوں میں!

لالو، بہت بُرا، بہت بُرا۔ انہیں آج ہی وہاں سے اٹھا کر علم دین پڑھاؤ۔

لالو! یہ آج ہی کرو۔

والد نے تعمیل ارشاد کا وعدہ کیا اور گھر آکر پہلا کام یہ کیا کہ بچوں کو اسکول سے اٹھایا اور گھر میں سب سے بڑے بھائی پروفیسر نور الحق کی شاگردی میں دیدیا۔ جو دیوبند سے تازہ تازہ فارغ ہو کر آئے تھے۔

بھائی صاحب (مولانا نور الحق) گاؤں کی مسجد میں درس دیتے تھے۔ رفتہ رفتہ ان کے یہاں درجن بھر طلبہ جمع ہو گئے جن میں سے ہر ایک کا سبق دوسرے سے الگ تھا۔ جب جانی اور اس کا بھائی مانی، کریما، نام حق، پند نامہ عطار کے بعد بوستان تک پہنچے تو بھائی صاحب دوبارہ دیوبند چلے گئے اور جانی کو پڑھائی کے عذاب سے نجات مل گئی۔"

مولانا نور الحق نے ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں حاصل کی اور ۱۹۱۰ء میں دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہوئے۔ یہ زمانہ شیخ الہند مولانا محمود الحسن کی صدر مدرسی کا تھا۔ مولانا نور الحق نے ۱۹۱۰ء میں پنجاب یونیورسٹی سے درجہ اول میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا، تمغہ اور بہاولپور اسکالرشپ حاصل کیا اور ۱۹۱۹ء میں انہوں نے پنجاب یونیورسٹی سے منشی فاضل کا امتحان پاس کیا۔

مولانا نور الحق نے کچھ دنوں اپنے وطن قصبہ یسال میں پڑھایا جیسا کہ ڈاکٹر غلام جیلانی برق نے لکھا ہے۔ پھر ایک سال تک مدرسہ عربیہ رمضانیہ کلکتہ میں مدرس رہے ایک سال کے لئے دارالعلوم دیوبند میں بھی درس دیا۔ اس کے بعد مدرسہ عربیہ ڈریالہ ضلع جہلم میں مدرس رہے ۱۹۱۹ء سے ۱۹۲۳ء تک مدرسہ عربیہ دار الرشاد پیر جھنڈا (سندھ) میں صدر مدرس کے فرائض

انجام دیئے۔ سندھ کا یہ مدرسہ بڑی مشہور درسگاہ ہے اس درسگاہ کے ساتھ ایک بہت اعلیٰ کتب خانہ ہے۔ مولانا رشید الدین صاحب العلم الثالث اور مولانا ابوتراب صاحب العلم الرابع اس خانوادے کے نامی گرامی اکابر گذرے ہیں۔ آخر الذکر نے سندھ میں تحریک خلافت کو خاص طور سے پروان چڑھایا۔ شیخ الہند مولانا محمود الحسن کی شاگردی اور مدرسہ پیر جھنڈا کی بنا پر مولانا نور الحق کے تعلقات قائد انقلاب مولانا عبید اللہ سندھی سے بھی ہوئے اور وہ مولانا سندھی مرحوم کے خیالات و افکار سے متاثر ہوئے اور انہوں مولانا کے خیالات وافکار کی شرح و ترجمانی بھی کی ہے۔

اس کے بعد کچھ دنوں کے بعد مولانا نور الحق نے مدرسہ عربیہ فاضلیہ بٹالہ میں درس دیا اور دسمبر ۱۹۲۵ء میں مولانا عبد العزیز میمن کی سبکدوشی پر اورینٹیل کالج (پنجاب یونیورسٹی) میں ایڈیشنل مولوی کی حیثیت سے ان کا تقرر ہوا[1]۔ ۱۹۳۵ء میں جب مولوی نجم الدین صاحب ہیڈ مولوی ملازمت سے سبکدوش ہوئے تو اس اسامی کے لیے مولانا نور الحق نے درخواست دی مگر اس جگہ پر ان کا تقرر نہ ہوا بلکہ مولانا رسول خاں صاحب مقرر ہوئے[2]

مولانا نور الحق ۱۹۴۲ء میں ملازمت سے سبکدوش ہوئے[3] اور ان کی جگہ مولوی عبد الصمد صارم شعبۂ عربی میں ایڈیشنل مولوی مقرر ہوئے۔

---

[1] غلام حسین ڈاکٹر، تاریخ یونیورسٹی اورینٹیل کالج لاہور، ص ۲۰۷ (طبع اول) لاہور ۱۹۶۲ء

[2] عربی زبان و ادبیات کے فاضل محمد رسول خاں موضع ٹکری (یاغستان) میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم و تربیت یاغستان میں ہوئی، تحریک خلافت کے زمانے میں مولوی رسول خاں دیوبند پہنچے اور وہاں سے فراغ حاصل کیا اور وہیں مدرس مقرر ہو گئے۔ ۲۹ مئی ۱۹۳۵ء کو ان کا تقرر اورینٹیل کالج میں بحیثیت ہیڈ مولوی عربی ہوا بعد میں لیکچرار بنا دیا گیا۔ بیس سال کے بعد ستمبر ۱۹۵۵ء میں اس خدمت سے سبکدوش ہوئے۔ آج کل جامعہ اشرفیہ (لاہور) میں شیخ التفسیر ہیں (غلام حسین ڈاکٹر ص ۲۱۱)

[3] غلام حسین ڈاکٹر، ص ۲۰۷ مگر ص ۲۱۴ پر مولانا نور الحق کی مدت ملازمت دسمبر ۱۹۲۵ء سے ۱۹۴۲ء تک دکھائی ہے۔

مولانا نورالحق کی تصانیف میں (۱) عذب المناہل (شرح الکامل للمبرّد) (۲) نشورحکم (خلاصہ دیرعجم) (۳) تفسیر سورۂ علق (۴) تفسیر سورۂ مزمل (۵) تفسیر سورۂ مدثر، طبع و شائع ہوچکی ہیں۔ اس کے علاوہ مولانا نے شمط الدرر کی شرح اللآلی الغرر، مؤطا امام مالک کی شرح منارالسالک، فتوح البلدان کی شرح شوارق الرحمان کی نام سے لکھیں۔ جیسا کہ ان کی درخواست سے معلوم ہوتا ہے اور بقول ڈاکٹر غلام جیلانی برقؔ، مولانا نورالحق مرحوم "عربی ادب، تاریخ، حدیث اور تفسیر کے ممتاز عالم، المبرّد الکامل (نحوی کتاب) کے شارح عربی زبان پر بے پناہ دست رس رہیں برس اورینٹیل کالج میں پروفیسر رہے۔"[۱]

مولانا نورالحق تاجپورہ (لاہور) میں رہتے تھے ان کے پاس ایک اعلیٰ کتب خانہ تھا جو ان کے انتقال کے بعد خوردبرد ہوگیا۔

یکم جمادی الثانی ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۰ مارچ ۱۹۵۱ء کو ان کا انتقال ہوا اور قبرستان پیر رونق عقب شاہ باغ میں دفن ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہمارے فاضل دوست مولوی حکیم محمد موسیٰ امرتسری نے ہماری درخواست پر مولانا نورالحق مرحوم کے لوح مزار کا کتبہ نقل کرکے بھیجا ہے۔ جس کے لئے ہم ان کے شکرگذار ہیں۔ حکیم صاحب کا پورا مکتوب گرامی نقل کیا جاتا ہے کیونکہ اس میں مولانا نورالحق سے متعلق بعض دوسری معلومات بھی درج ہیں ———

۷۸۶

۱۵/۱۰/۶۶ء

.......قادری صاحب...... سلام ورحمۃ

مولانا نورالحق مرحوم ومغفور کے لوح مزار کی عبارت درج ذیل ہے:

مرقد
مولانا نورالحق پروفیسر
تاج پورہ
المتوفی یکم جمادی الثانی ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۰ مارچ ۱۹۵۱ء
(انا للہ وانا الیہ راجعون)

---

[۱] "نقوش" آپ بیتی نمبر ص۱۴۳

"مولانا کی قبر گورستان پیر رونق عقب شاہ باغ میں بابا ٹھوکر والے کے روضہ سے متصل ہے۔ مولانا تاج پورہ میں رہتے تھے، ان کا ذاتی کتب خانہ بے مثال تھا، جو ان کی وفات کے بعد بک گیا بہت سی کتابیں ربوہ والے لے گئے۔ ڈاکٹر غلام جیلانی برق، مولانا کے چھوٹے بھائی ہیں۔ مولانا کے علمی کارناموں میں سے ایک یہ بھی قابل ذکر ہے۔ "الفرقان"ؔ بریلی میں آپ کا طویل مضمون "صوفیہ صافیہ" کی قسطوں میں شائع ہوا ہے جو لاجواب و بے مثال مضمون ہے۔

مولوی شمس الدین صاحب تاجر کتب کی زبانی معلوم ہوا تھا کہ مرحوم نے بڑی محنت سے کشف المحجوب پر کام کیا تھا، سالہا سال کی محنت سے متن کو درست کیا تھا وغیرہ وغیرہ لیکن اب یہ نہیں معلوم کہ مرحوم کے اخلاف نے یہ نادر چیز ضائع کر دی ہے یا محفوظ رکھی ہے۔ خدا کرے کہ یہ چیز ضائع ہونے سے بچ گئی ہو۔ اس سے زیادہ مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔ تاریخ اورینٹیل کالج میں فہرست اساتذہ میں ان کا نام ضرور ہوگا۔"

والسلام محمد موسیٰ عفی عنہ

آخر میں ہم مولانا نور الحق مرحوم کی اس درخواست کو درج کرتے ہیں کہ جو انہوں نے ہیڈ مولوی کی جگہ کے لئے ۱۹۳۵ء میں دی تھی۔ یہ درخواست خود نوشت حالات کی حیثیت رکھتی ہے۔

بخدمت جناب پرنسپل صاحب، اورینٹیل کالج لاہور

جناب عالی!

بذریعہ اخبارات معلوم ہوا کہ اورینٹیل کالج لاہور میں ہیڈ مولوی کی اسامی کے لئے ایک تجربہ کار عالم کی ضرورت ہے میں اپنی خدمات اس اسامی کے لئے پیش کرتا ہوں اور جناب کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر مجھے اس خدمت کے لئے نامزد کیا گیا، تو باحسن طریقہ اس کو انجام دوں گا۔

ؔ مولانا محمد منظور نعمانی کا مشہور دینی رسالہ جو بریلی (روہیل کھنڈ) سے نکلنا شروع ہوا تھا اور اب لکھنؤ سے نکلتا ہے۔

میری علمی قابلیت

۱۹۱۱ء میں میں نے دارالعلوم دیوبند میں علوم نقلیہ وعقلیہ کی تکمیل کی اور آخری امتحان میں دوم نمبر رہا۔ جیسے کہ دارالعلوم کی روئداد ۱۹۲۶ء اس کی شاہد ہے۔ اس کے بعد مختلف مدارس عربیہ میں تمام علوم عربیہ کی بتواتر تعلیم دیتا رہا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) سب سے پہلے مدرسہ عربیہ رمضانیہ، کلکتہ میں ایک سال تک کتب عربیۃ (دینیات و عقلیات) کی تدریس کی۔

(۲) پھر ایک سال تک دارالعلوم دیوبند میں مختلف علوم وفنون کی تعلیم دی۔

(۳) بعد ازاں ۱۹۱۳ء سے ۱۹۱۸ء تک مدرسہ عربیہ ڈریالہ جالپ، ضلع جہلم میں، مولوی فاضل، منشی فاضل کا نصاب پڑھاتا رہا۔ مدرسہ مذکور کے طلبہ پنجاب یونیورسٹی کے سالانہ امتحان میں شریک ہوکر اچھے نمبروں پر کامیاب ہوئے۔

(۴) ۱۹۱۸ء میں خود بھی مولوی فاضل کے امتحان میں شریک ہوا اور فرسٹ ڈویژن میں فسٹ رہ کر، پنجاب یونیورسٹی سے تمغہ اور بہاول پور اسکالرشپ حاصل کیا۔

(۵) ۱۹۱۹ء میں منشی فاضل کے امتحان میں شریک ہوکر سیکنڈ ڈویژن میں سیکنڈ رہا۔

(اسانید مصدقہ درخواست ھذا کے ساتھ منسلک ہیں)

(۶) ۱۹۱۹ء سے ۱۹۲۳ء تک مدرسہ عربیہ دارالرشاد پیر جھنڈا۔ ضلع حیدرآباد (سندھ) میں صدر مدرس کی اسامی پر کام کرتا رہا ——— اسی اثناء میں پیر جھنڈا کی بے نظیر لائبریری میں شب وروز مستفید ہوکر معلومات میں اضافہ کرتا رہا۔

(۷) تقریباً دو سال تک مدرسہ عربیۃ فاضلیہ۔ بٹالہ۔ ضلع گورداس پور میں مولوی فاضل ومنشی فاضل کا نصاب پڑھاتا رہا۔ چنانچہ وہاں کے طلبہ نے پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات میں شریک ہوکر یونیورسٹی سے ڈگریاں حاصل کیں۔

(۸) ۱۹۲۶ء سے اورینٹیل کالج لاہور میں " ایڈیشنل مولوی " کی اسامی پر نامزد ہوکر مولوی فاضل، منشی فاضل، مولوی عالم، کلاسز کو اب تک کامیاب طور پر تعلیم دے رہا ہوں۔

تصنیف و تالیف

اثنائے تعلیم میں سلسلۂ تصنیف و تالیف کو بھی جاری رکھا۔ میری تالیفات میں سے بعض طبع ہو کر شائع ہو چکی ہیں، جن کی ایک ایک کاپی درخواست ہذا کے ساتھ منسلک ہے اور بعض کے مکمل مواد میرے پاس محفوظ ہیں جو بشرطِ طلب پیش کئے جا سکتے ہیں۔

مطبوعات (الف) عذب المناہل شرح الکامل للمبرّد۔ (داخل نصاب مولوی فاضل) یہ کتاب کامل مبرّد کی مبسوط شرح ہے۔ تراجم، انساب، امکنہ، ایام عرب، لغت، تاریخ غرض تمام ضروری ادبی مواد اس خوبی سے فراہم کیا گیا ہے کہ ادیب کو "کامل" کے حل کرنے کے لئے کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔

(ب) منثور حِکَم، خلاصہ دبیر عجم (منظور شدہ نصاب منشی فاضل) کتاب مقبول عام اور طلبہ کے لئے از حد مفید ثابت ہوئی ہے۔

(ج) میں نے قرآن حکیم کی اردو تفسیر بطرزِ دلکش، مکمل طور پر لکھی ہے۔ تفسیر مذکور کے حسب ذیل حصے شائع ہو چکے ہیں (۱) نور الحق تفسیر سورۂ علق (۲) بارقۃ الحق ضمیمہ نور الحق۔ (۳) الناموس المفصّل تفسیر سورۃ المزمّل (۴) فتح المقتدر تفسیر سورۃ المدثر۔

مسودات (۱) اللآلی الغرر شرح شمط الدرر (داخل نصاب منشی فاضل، مولوی عالم اور بی۔ اے) کتاب مکمل ہے۔ طباعت کے سلسلے میں اس کی کاپی بھی لکھائی جا چکی ہے اور کاپی تاحال میرے پاس محفوظ ہے مگر پنجاب یونیورسٹی نے اس کی اشاعت کی اجازت نہ دی۔

(۲) منار السالک شرح موطا امام مالک (داخل نصاب مولوی فاضل) کتاب بزبان اردو ہے بطرزِ جدید۔ اس کتاب میں علاوہ محدثانہ اور فقہی مباحث کے احکام شرعیہ کے حکم و اسرار کا بھی التزام کیا گیا ہے۔

(۳) شوارق الرحمٰن، شرح فتوح البلدان للبلاذری (منظور شدہ نصاب مولوی فاضل) یہ کتاب فتوح البلدان بلاذری کا بامحاورہ اردو ترجمہ اور وسیط شرح ہے۔ اس کے ساتھ تراجم، انساب اور دوسرے تاریخی ضروری مواد کا اضافہ کر دیا ہے جس کے ہوتے ہوئے اس موضوع میں طلبہ کو کسی دوسری کتاب کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

ان تمام امور کے علاوہ عربی اور فارسی زبان میں تقریر و تحریر کی کا دستگاہ حاصل ہے۔ عذب المناهل کا خطبہ عربی طرزِ تحریر کا زندہ ثبوت موجود ہے۔

بنا بریں وجوہ میں اس امر کے اظہار میں حق بجانب ہوں کہ میں اس خدمت کو اپنے سابقہ تجربہ اور وسعت معلومات کی بنا پر اس خوش اسلوبی سے انجام دوں گا کہ کوئی دوسرا شخص اس انداز سے عہدہ برآ نہیں ہو سکے گا۔ علوم دینیہ، فلسفہ، علوم تاریخیہ، ادبیہ، میرے خصوصی فن اور شب روز کا محبوب مشغلہ ہیں۔ میں ہموارہ انہیں فنون کے مطالعہ اور تدریس میں منہمک رہتا ہوں۔

امید ہے کہ میری درخواست کو شرف قبولیت بخشا جائے گا۔ فقط

(نور الحق)

شاہ ولی اللہؒ کی تعلیم

از پروفیسر غلام حسین جلبانی سندھ یونیورسٹی

پروفیسر جلبانی ایم۔ اے صدر شعبہ عربی سندھ یونیورسٹی کے برسوں کے مطالعہ و تحقیق کا حاصل یہ کتاب ہے اس میں مصنف نے حضرت شاہ ولی اللہؒ کی پوری تعلیم کا احصار کیا ہے۔ اس کے تمام پہلوؤں پر سیر حاصل بحثیں کی ہیں۔

قیمت:- ۵۰-۷ روپے